فقہی سین جیم

علامہ سید محمد منور شاہ السواتی النقشبندی

خادم الافتاء والحدیث المرکز الاسلامی نارتھ ناظم آباد کراچی

****

سوال: ۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص زید جو کہ فوت ہوگیا۔اس کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔اس شخص کی رقم بینک کے اندر رکھی ہوئی تھی۔بینک نے مال کو تقسیم کے لئے معاملہ عدالت میں بھیج دیا۔جب زید کی بیوی عدالت میں گئی اور اس نے اپنے چار بیٹوں کے بارے میں بتایا اور بیٹی کا انکار کیا اور کہا کہ میری کوئی بیٹی نہیں ہے۔کیونکہ وہ بچی ابھی نابالغہ تھی اور اس کی رقم اس کے بالغ ہونے پر اس کو دی جاتی اس کی وجہ سے انھوں نے اپنی بیٹی کا انکار کردیا۔اس مسئلے کا حل بتائیں اور میراث کی تقسیم کے بارے میں بھی بتائیں۔قرآن وسنت کی روشنی میں ۔جزاک اللہ

الجواب بعون الوهاب

صورت مسئولہ میں بر بنائے صدق سائل مرحوم کی تمام منقولہ وغیر منقولہ جائیداد اس کا شرعی ترکہ ہے جو حقوق متقدمہ ادا کرنے کے بعد اس کے شرعی وارثین میں تقسیم کیا جائے۔حقوق یہ ہیں۔سب سے پہلے تجہیز وتکفین ،اسکے بعد قرض کی ادائیگی ،پھر تہائی مال سے شرعی وصیت کا نفاذ کرنا پھر بقیہ مال کو اس کے شرعی وارثین میں تقسیم کرنا۔تقسیم اس طرح ہوگی۔

۸ / ۷۲

میت

بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
	۱			۷	
۹	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۷

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

مرحوم کا تمام ترکہ بہتر ۷۲ حصوں میں تقسیم ہو کر ثمن (آٹھواں) حصہ بیوہ کو ملے گا۔ کقولہ تعالیٰ "فَاِنْ کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُن" (سورة النساء ۱۲)

بقیہ مال بیٹوں اور بیٹی میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ لڑکے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ ملے گا۔ کقولہ تعالیٰ: "لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ" (النساء ۱۱)

یعنی مرحوم کی بیوی کو سو 100 روپے میں سے 12.5 روپے جبکہ ہر بیٹے کو سو 100 روپے میں سے 19.44 روپے اور بیٹی کو سو 100 روپے میں سے 9.72 روپے ملیں گے۔

شریعت میں کسی کے کہنے سے نسب ختم نہیں ہوتا اس لئے مذکورہ صورت میں بیٹی کا انکار کرنے سے اس کے رشتہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور اگر یہ جملہ صرف اس لئے کہا کہ بینک سے رقم نکلوا کر بچی کی تعلیم و تربیت پر خرچ کیا جائے تو جائز بصورت دیگر اگر اس کا مقصد اپنی ذات کے لئے نکالنا ہو تو حرام۔ کقولہ تعالیٰ: "ولا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بها الی الحکام لتأکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون" (سورہ بقرة.۱۸۸)

وقولہ تعالیٰ: "ولا تأکلوا اموالهم الی اموالکم انه کان حُوبا کبیرا" (سورہ نسآء.۲)

سوال : ۲

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے نانا کا انتقال ہوا تو انھوں نے ترکہ میں 1575000 کی مالیت کا مکان چھوڑا۔ ورثا میں ایک بیوی چار بیٹے (قمرالدین، شہاب الدین، اعجاز الدین، معراج الدین) دو بیٹیاں (امیرالنساء، زاہدہ) ہیں۔ نانا کے انتقال کے بعد میراث کی تقسیم سے پہلے پہلے ایک بیٹے قمرالدین کا انتقال ہوا۔ ان کے ورثا ایک بیوی اور ۴ بیٹے ہیں۔ نانا کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا۔ السائل: مبشر محمود نئی کراچی

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

آپ کے نانا کے انتقال کے بعد سب سے پہلے آپ کے نانا کے مال (ترکہ) سے ان کے کفن دفن کا انتظام ہوگا۔ اس کے بعد اگر نانا پر کسی کا قرضہ ہو تو وہ ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد اگر نانا نے زندگی میں بحالت صحت کسی جائز کام کی وصیت کی ہو تو اس کو تمام مال کے تہائی حصہ سے پورا کیا جائے گا۔ اس کے بعد ترکہ (مال) مندرجہ ذیل شرعی طریقے پر تقسیم ہوگا۔

☆ گستاخ رسول کسی رعایت کا مستحق نہیں ☆

تصحیح ۸۰ کل ترکہ 1575000

میت

بیوہ ۱۰

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
قمرالدین	شہاب	اعجاز	معراج	امیرالنساء	زاہدہ
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷

196875 275625 275625 275625

275625 137812.5 137812.5

۸ تصحیح ۳۲ نانا کے مال سے حاصل کردہ حصہ 275625 قمرالدین

میت

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا
۴	۷	۷	۷	۷

بیوی کا حصہ 34453.375 ہر بیٹے کا حصہ 60292.90

سوال : ۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومتین اور مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسلمان خاتون جو کہ شادی شدہ ہیں کی جائیداد ان کے مرنے کے بعد کس طرح تقسیم کی جائے گی۔ اگر ان کی کوئی اولاد نہ ہو تو ان کی جائیداد والد، والدہ اور بھائیوں کی طرف یا اپنے شوہر کی طرف منتقل ہوگی۔ نیز ان کی حیات میں بھی مال کی تقسیم کا کیا طریقہ ہے کار ہوگا؟

الجواب باسمه تعالی

صورت مسئولہ میں بناء بر صدق سائل سب سے پہلے میت کی تجہیز وتکفین ،قرضہ اور تہائی مال میں وصیت کا نفاذ ہوگا اس کے بعد جو مال بچے وہ شرعاً درج ذیل طریقے سے تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۶ میت

والد	والدہ	زوج (شوہر)	بہن بھائی
۲	۱	۳	محروم

(فقہ المعاملات کا مطالعہ کرنا، فقہی معاملات پر غور کرنا اور فقہ المعاملات پر لکھنا وقت کی ضرورت ہے)

میت کا پورا مال چھ حصوں میں تقسیم ہو کر نصف (آدھا) مال شوہر کو اس وجہ سے ملے گا کہ زوجہ کے بچے نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" **ولکم نصف ماترک ازواجکم ان لم یکن لھن ولد**"(الایہ النساء ۱۲) شوہر کے نصف مال لینے کے بعد بقیہ تین حصے والدین میں یوں تقسیم ہونگے کہ والدہ کو ایک حصہ اور والد کو دو حصے ملیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔" فان لم یکن لہ ولد وورثہ ابواہ فلامہ الثلث (النساء ۱۱) والد کے ہوتے ہوئے بہن بھائی میراث سے محروم رہیں گے۔ ان کو کچھ نہیں ملے گا۔

زندگی میں اگر کوئی شخص اپنی اولاد میں مال تقسیم کرنا چاہتا ہو تو لڑکے اور لڑکی کو برابر دے، کم زیادہ نہ دے، اور کسی کو دے اور کسی نہ دے اس کو حدیث میں ظلم فرمایا ہے۔ صرف دینی فضیلت کی وجہ سے زیادہ دے سکتا ہے یعنی جو اولاد دینداری میں زیادہ ہو، اس کو زیاد دینے میں کوئی حرج نہیں۔ حدیث شریف میں ہے" **یعطی الابنہ مثل ما یعطی الابن** .(شرح معانی الاثار بحوالہ وقار الفتاوی ص ۳۶۰ جلد سوم)

سوال:۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام بابت اس مسئلے کے کہ ہمارا گھرانہ سات افراد پر مشتمل ہے جس میں چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ جس کی ترتیب یہ ہے۔ بھائی، بہن، بھائی، بہن، بھائی، بہن۔ بھائیوں میں تین بھائی شادی شدہ ہیں اور بہنوں میں دو بہنیں شادی شدہ ہیں۔ دو بھائی اور ایک بہن کی شادی والدین کی حیات میں ہوگئی تھی۔ جبکہ ایک بہن کی شادی صرف والدہ کی حیات میں ہوئی۔ جبکہ بھائیوں نے اپنی شادی کے تمام اخراجات خود کئے ہیں۔ والدین کے انتقال کے بعد تک چار بھائی اور ایک بہن والدین کے مکان میں جسکا رقبہ **120** گز ہے مکان نمبر **8/11** سکیٹر **7/E** جو کہ لیز نہیں ہے رہائش پذیر تھے لیکن بیگمات کے آپس میں اختلافات کی وجہ سے بڑے بھائی جو کہ مالی طور پر مستحکم تھے اپنے ذاتی طور پر خریدے گئے مکان میں شفٹ ہو گئے لیکن اختلافات پھر بھی ختم نہ ہوئے اور بڑے بھائی نے بڑے سے چھوٹے بھائی کو والدین کے مکان میں ہی **1/4** جگہ دیتے ہوئے تعمیر کی اجازت بھی دے دی اور وہ خود اس حصے پر رہائش پذیر ہیں۔ اب جب غیر شادی شدہ بھائی اور غیر شادی شدہ بہن کی شادی کے معاملات طے ہو چکے ہیں اور بھائی کے لئے جگہ درکار ہے لیکن جگہ میں گنجائش نہیں ہے۔ معاملات کو کئی زاویوں سے دیکھنے کے بعد بھی ہم

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

سب کسی بھی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے۔اب ہم اپنے مرحوم والدین کی ملکیت کی شرعی تقسیم چاہتے ہیں۔واضح رہے کہ جائیداد میں صرف 120 گز کا مکان ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی بھی زیور،روپیہ وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے۔ محمد آفاق،کراچی

الجواب بعون الوهاب

صورت مسئولہ میں مرحومین کی کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد شرعاً اس کا ترکہ ہے جو اس کے شرعی ورثا میں تقسیم ہوگا۔سب سے پہلے مرحوم کے حقوق متقدمہ یعنی تجہیز وتکفین کا خرچہ نکالا جائے گا۔اور اگر مرحوم نے کوئی قرضہ لیا ہو اس کی ادائیگی اور اگر مرحوم نے کوئی شرعی جائز وصیت کی ہو تو وہ اس کے ایک تہائی مال سے نافذ کی جائے گی۔پھر باقی بچ جانے والے مال کو مرحوم کی اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر مرد کو عورت سے دوگنا حصہ ملے گا۔جیسا کہ قرآن میں ہے کہ "للذكر مثل حظ الانثيين "(سورة النساء آيت نمبر ١١) پس مرحوم کی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو اس کے چار بیٹے اور تین بیٹیوں میں گیارہ حصہ کرکے اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر لڑکے کو دو(۲) حصے اور لڑکی کو ایک حصہ ملے گا۔

مسئلہ ۱۱

میت

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۲	۲	۲	۲	۱	۱	۱

یعنی مرحوم کے ہر لڑکے کو سو(۱۰۰) میں سے 18.181 روپے اور ہر لڑکی کو سو(۱۰۰) میں سے 9.09 روپے ملیں گے۔ واللہ أعلم باالصواب .

سوال : ٤

میرے بڑے بھائی کا انتقال مورخہ ۲۱ فروری 2006 بروز منگل ہوا مرحوم کی دو شادیاں تھیں پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا تھا جس سے 6 لڑکے اور ایک لڑکی تھی جن میں سے ایک لڑکا اسپیشل ہے موت سے ڈیڑھ سال پہلے انہوں نے اپنی ماموں زاد بہن سے دوسری شادی کی جو کہ بیوہ تھیں اور چار بچے ان کے ساتھ آئے جن میں سے ایک بچی کی شادی انہوں نے اپنی زندگی میں کردی تھی میرے بھائی کے پاس اپنا ایک ذاتی مکان تھا جس میں دکانیں بھی تھیں اور ان میں سے ایک دکان

☆احتکار:لوگوں کی ضرورت کے وقت گرانی کی نیت سے غلہ کو روکنا احتکار کہلاتا ہے☆

میں انکا pco کا کاروبار بھی تھا انتقال سے ایک ماہ پہلے انھوں نے پورا مکان اپنے بیٹے (محمود بیگ) کو گفٹ کردیا تھا اور یہ انہوں نے اپنی زندگی ہی میں کردیا تھا اور اس کے علاوہ انھوں نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا اور انکی دوسری بیوی ان کے مکان کے نچلے حصے میں رہ رہی ہے مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنی بیوی اور اس کے گھر والوں سے ذاتی حیثیت میں کچھ وعدے کیئے تھے جن کے بارے میں وہ اور ان کی بیوی جانتی تھی صورت مسئولہ میں انکی دوسری بیوی اور ان کے بچوں کا کیا ہوگا اور ان کا کیا حق نکلتا ہے اور دوسرا یہ کہ کیا میرے بھائی کی اولاد کی ذمہ داری ہے کہ ان کے وعدوں کو پورا کرے۔

افضل بیگ، کراچی

الجواب باسم اللہ تعالیٰ

مرحوم نے اپنی زندگی میں جو مکان ہبہ گفٹ کردیا تھا اپنے بیٹے کو اگر اس کو اس مکان کی ملکیت مل چکی ہے تو پھر اب شرعی طور پر اس مکان کا وہ اکیلا وارث ہے اور اس مکان میں اب کسی کا کوئی حصہ نہیں ہے اگر بیٹا اب اپنے گھر والوں سے حسن سلوک کرتا ہے اور اپنے والد کے کیے ہوئے وعدے پورے کرتا ہے تو اجر وثواب کا مستحق ہوگا جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے۔

الهبة شرعا تمليك العين مجانًا وسببها إرادة الخير للواهب وشرائط صحتها في الواهب العقل والبلوغ والملك وشرائط صحتها في الموهوب أن يكون مقبوضًا غير مشاع مميزًا غير مشغول وركنها الايجاب والقبول۔

سوال : ۵

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عاجز کے والد صاحب برکت علی صاحب نے ۲۰ لاکھ روپے وراثت میں چھوڑے اور اس رقم کو تین بھائیوں اور چار بہنوں اور والدہ میں تقسیم کرنا ہے۔ برائے مہربانی اس مسئلہ کی وضاحت قرآن اور احادیث کی روشنی میں بتائیں۔

السائل: لیاقت علی۔ کھنڈو گوٹھ ناظم آباد کراچی۔

الجواب بعون الوهاب

صورت مسئولہ میں بر بنائے صدق سائل مرحوم کی تمام منقولہ وغیر منقولہ جائیداد اس کا شرعی ترکہ ہے جو کہ حقوق متقدمہ ادا کرنے کے بعد اس کے شرعی وارثوں میں تقسیم ہوگا۔ حقوق متقدمہ یہ ہیں؛ سب سے پہلے تجہیز وتکفین اس کے بعد مرحوم کے قرض کی ادائیگی پھر ایک تہائی مال سے شرعی

☆اجارہ: کسی چیز کے معین معلوم منافع کو معین معلوم قیمت پر فروخت کرنا اجارہ ہے☆

وصیت کا نفاذ اگر کوئی وصیت کی ہو اسکے بعد بقیہ مال شرعی وارثین میں تقسیم ہوگا۔صورت تقسیم یہ ہے:

۸۰=۱۰×۸ ۲۰ لاکھ

میت

زوجہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱	۷						
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷	۷	۷
۲۵۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰						
۱۷۵۰۰۰							

یعنی زوجہ کوکل مال سے ۲۵۰۰۰۰ جبکہ ہر بیٹے کو ۳۵۰۰۰۰ اور ہر بیٹی کو ۱۷۵۰۰۰ روپے ملیں گے۔

سوال :٦

کیا کہتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ھذا کے بارے میں کہ چار بھائی اور پانچ بہنوں کے درمیان جائیداد کی تقسیم میں کہ ہر ایک کا کتنا حصہ ہوگا اور ہر بہن کے حصہ میں کتنی جائیداد ہوگی۔قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ طالب جواب: راشد رانا (لانڈھی کراچی ۹

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

صورت مسئولہ میں میت کا کل ترکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو ۱۳ حصوں میں تقسیم کر کے دو دو حصے ہر بیٹے کو اور ایک ایک حصہ ہر بیٹی کو دیا جائیگا۔

لقولہ تعالیٰ: وللذکر مثل حظ الانثیین (الایہ)

۱۳

زید

میت

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا
۲	۲	۲	۲
بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱	۱	۱	۱

بیٹی
۱

☆ اقالہ: خرید وفروخت کے معاملہ کوختم کرنا اقالہ کہلاتا ہے ☆

سوال : ۷

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کے میرے والد کا انتقال ۱۹۷۳ء میں ہوا والد کے انتقال کے وقت انہوں نے ۸۰،۸۰ گز کے دو مکان چھوڑے جن کے ورثاء ۵ بیٹے اور ۶ بیٹیاں اور بیوی (یعنی میری والدہ) ان کی بیوی (یعنی میری والدہ) کی موجودگی میں جائیداد کی تقسیم کا فیصلہ اس طرح عمل میں آیا تھا۔

۸۰ گز کے ایک مکان میں ۳ بیٹے اور تین بیٹیوں کا حصہ جب کہ ۸۰ گز کے دوسرے مکان میں ۲/۳ حصہ میں دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کا حصہ جب کہ ۱/۳ حصہ میت کی بیوی یعنی میری والدہ اور ایک بیٹی کا حصہ تھا۔ والدہ نے اپنی زندگی میں یہ وصیت کی تھی کہ ان کا حصہ ان کے انتقال کے بعد ان کی چھ بیٹیوں میں تقسیم ہوگا۔ اب ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ جس مکان میں ان کا حصہ تھا اس مکان کی قیمت **12,50000** (ساڑھے بارہ لاکھ) روپے ہے۔ مہربانی فرما کر تقسیم کے بارے میں مختصرا بتائیں۔ سائل۔ معرفت مولانا عبداللہ نورانی صاحب

الجواب بعون الملک الوهاب

صورت مسئولہ میں بنابرصدق سائل **12,50,000** میں آپ کی والدہ کا حصہ **208333** ہے آپ کی والدہ نے جو اپنے حصے کی وصیت اپنی چھ بیٹیوں کے لئے کی ہے وہ وصیت شریعت کی رو سے نافذ نہ ہوگی۔ کیونکہ آپ کی تمام بہنیں آپ کی والدہ کی وارث ہیں اور شریعت میں وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "**لا وصية لوارث**" ابوداود ص ۴۰ حصہ دوئم (مکتبہ حقانیہ ملتان)

اسلئے آپ کی والدہ کے حصے میں آپ تمام بہن بھائیوں کا حصہ ہے جو اس طرح تقسیم ہوگا

۱۶ ترکہ **208333**

میت والدہ

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	
۲	۲	۲	۲	۲	
بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱	۱	۱	۱	۱	۱

26041 = = = = 13020

☆ بیع من یزید: بولی کی بیع (یعنی جو زیادہ قیمت لگائے گا) اسی کو شے فروخت کی جائے گی ☆

آپ کی والدہ کا کل مال سولہ حصوں میں تقسیم ہوکر ہر بیٹے کو دو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک ایک حصہ ملے گا۔یعنی ہر بیٹی کو 13020 روپے اور ہر بیٹے کو 26041 روپے ملیں گے۔

مذکورہ مسئولہ صورت میں اگر آپ تمام بھائی ملکر اپنی والدہ کی وصیت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو شرعا اس کی اجازت ہے اس لئے اگر آپ تمام بھائیوں کی بخوشی اجازت ہوتو پھر آپ کی والدہ کا کل مال آپ کی چھ بہنوں میں اس طرح تقسیم ہوگا۔

۶ ترکہ 208333

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــت والدہ

بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
ا	ا	ا	ا	ا	ا
34722.166		=		=	=

آپ کی والدہ کا کل مال چھ حصوں میں تقسیم ہوکر آپ کی ہر ایک بہن کو 34722.166 روپیہ ملیں گے۔

سوال : ۸

ہمارے والد صاحب نے ۸۰ گز کا ایک پلاٹ ورثہ میں چھوڑا ہے۔ہم دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔شرعی لحاظ سے تقسیم بتادیں ۔اس پلاٹ کی قیمت 1250000 روپے ہے۔معرفت مولانا عبداللہ نورانی صاحب

الجواب بعون الوھاب

مسئلہ ۷ ترکہ 1250000

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــت والدہ

بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۲	۲	ا	ا	ا
357142.84	=		178571.42	

صورت مسئولہ میں بنابر صدق سائل میت کے تمام مال میں سے سب سے پہلے حقوق متقدمہ (یعنی تجہیز وتکفین ،قرض اور وصیت)ادا کرنے کے بعد تمام مال میت سات حصوں میں تقسیم

☆ بیع بالقاء الحجر: بائع یا مشتری کہے اگر میں نے مبیع پر پتھر پھینک دیا تو ہم میں (ہمارے درمیان) بیع ہوگی۔

ہوکر ہرایک بیٹی کو ایک ایک حصہ اور ہر بیٹے کو دو دو حصے میں ملیں گے۔ بعد اللہ تعالی نے فرمایا "للذکر مثل حظ الانثیین" الایہ

1250000 میں سے ہرایک بیٹی کا حصہ **178571.42** روپیہ ہے جبکہ ہرایک بیٹے کا حصہ **357142.84** روپیہ ہے۔

سوال : ۹

عرض یہ ہے کہ ہم چار بھائی اور ایک بہن ہیں۔اور سب شادی شدہ ہیں۔میں نے **1968/69** میں دو مکان (برابر برابر کے) **KDA** سے حاصل کئے۔ایک مکان میں نے اپنے نام سے اور دوسرا والد صاحب کے نام سے حاصل کیا۔کیونکہ اس وقت ایک شخص کے نام پر دو گھر الاٹ نہیں ہوسکتے تھے۔اس وقت صرف میں ملازمت کررہا تھا۔جب کہ تین بھائی جو مجھ سے چھوٹے تھے جن کی عمر بالترتیب تقریبا **18** سال **17** سال اور **15** سال تھی، پڑھ رہے تھے اور چھوٹا موٹا کام کررہے تھے۔قیمت فی مکان **16600/** روپے۔قیمت کی ادائیگی **60/** روپے ماہوار قسطوں میں طے ہوئی۔جو مکان میں نے اپنے نام سے لیا اس کی قیمت ادا کرچکا ہوں جب کہ والد صاحب کے نام سے جو مکان لیا اس کی جو قسطیں میں نے جمع کرائیں وہ تقریبا **1774/** روپے بنتی ہیں۔باقی مالی مشکلات کے سبب ادا نہیں کرسکا۔کیونکہ والد صاحب کے ساتھ بھائیوں میں بڑا ہونے کے سبب گھر کا واحد کفیل تھا۔اب اس متنازعہ گھر کی قیمت بڑھ کر تقریبا **1** لاکھ سے اوپر ہوگئی ہے اور اب یہ رقم یکمشت ادا کی جائیگی۔

دن یونہی گزرتے گئے مجھ سے چھوٹا بھائی تقریبا **22** سال تک ہمارے ساتھ رہا اور الگ ہوگیا۔جب کہ اس سے چھوٹا شادی کے تقریبا ایک سال بعد ہی الگ ہوگیا۔سب سے چھوٹا بھائی اب تک ہمارے ساتھ رہ رہا ہے۔

میں یہ مکان اس نیت سے لیا تھا کہ مستقبل میں اپنے یا اپنی اہلیہ کے نام کروالوں گا تاکہ میرے بچوں کے رہنے کے لئے جگہ میسر رہے۔لیکن مالی مشکلات کے سبب ایسا نہ کرسکا اور اسی دوران والدین کا انتقال ہوگیا۔میں ازروئے قرآن یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اس مکان کے حصول، کاغذات کی تیاری اور دیگر اخراجات (گیس، بجلی، پانی) کی جو بھی ادائیگی کی گئی وہ صرف اور صرف میری جیب سے ہوئی۔والد صاحب یا بھائیوں میں سے کسی ایک کا بھی پیسہ خرچ نہیں ہوا۔جو دو بھائی

☆ توکیل: جس تصرف کا خود مالک ہے غیر کو اس تصرف میں اپنے قائم مقام کردینا ☆

شادی کے بعد علیحدہ ہوئے اور جواب تک ساتھ ہے نہ تو ان میں سے کسی نے کرایہ دیا اور نہ ہی میں نے کبھی طلب کیا۔ اب تک تینوں بھائیوں اور بہن نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ گھر بیچ کر ہمارا حصہ دیں اور کبھی بھی اس گھر پر اپنا حق جتایا ہو۔ کیونکہ میرے بہن اور بھائی اور خاندان کے سب لوگ جانتے ہیں کہ اس گھر پر جو بھی خرچہ ہوا ہے وہ میرا ہی ہوا ہے۔

اب صورت حال یہ ہے کہ مکان کی باقی ماندہ رقم صرف والد صاحب کے نام سے ہوگی اور ظاہری بات ہے مکان والد کے نام الاٹ ہوگا۔

سوال: میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس صورت حال کے پیش نظر اگر میں مکان فروخت کروں تو کیا میرے بھائی بہن حصہ کے حقدار ہوں گے۔

سوال: اور میرے بہن بھائیوں کا کیا اخلاقی فرض بنتا ہے۔

میں ایک بار پھر کہوں گا کہ مندرجہ بالا بیان سچ پر مبنی ہے اور میں کسی بھی جگہ ہر قسم کا حلف اٹھانے کو تیار ہوں کہ "مستقبل کی منصوبہ بندی کے تحت یہ مکان میں نے والد صاحب کے نام سے لیا اور جملہ اخراجات اپنی جیب سے ادا کیے۔ والد صاحب اور کسی بھائی کا ایک پیسہ بھی اس سلسلے میں خرچ نہیں ہوا ہے۔

رہنمائی کا طالب شفیع اللہ خان ولد حبیب اللہ خان

الجواب باسمہ تعالیٰ

صورت مسئولہ میں اگر آپ نے دوسرا مکان اپنے والد کے نام خرید کر پورا قبضہ بھی والد صاحب کو دیا کہ اگر وہ چاہے فروخت کرے یا نہ کرے اور اپنی مرضی سے جو تصرف کرنا چاہے تو اسے اختیار ہے تو اس صورت میں وہ مکان آپ کے والد کی ملکیت ہے۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد وہ ترکہ بن کر آپ کے بہن بھائیوں میں شرعی طریقے سے یوں تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۹

والد صاحب

میت

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
۲	۲	۲	۲	۱

یعنی مکان کی قیمت کو ۹ حصوں میں تقسیم کر کے دو، دو حصے ہر بھائی کو اور ایک حصہ بہن کو ملے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

”وللذکر مثل حظ الانثیین. الایه (النساء)

اور اگر آپ نے صرف والد صاحب کے نام مکان خریدا تھا اور باقی ملکیت اور تصرف کا اختیار ان کو نہیں دیا تھا بلکہ قبضہ اور تصرف کا اختیار صرف آپ ہی کے پاس تھا تو اس صورت میں یہ مکان آپ کے والد کی ملکیت نہیں بلکہ آپ کا اپنا ذاتی مکان ہے۔ اس میں کسی اور کا حق نہیں۔ آپ کے بہن بھائیوں کا اخلاقی فرض یہ بنتا ہے کہ جب ان کو معلوم ہے کہ سارا پروگرام آپ کا اپنا ہے تو وہ اس میں کوئی مداخلت نہ کریں اور اتفاق واتحاد اور محبت سے اپنا تعلق برقرار رکھیں اور اگر آپ اپنی مرضی سے اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کوئی تعاون کرنا چاہیں تو وہ بھی شرعاً محمود ومحبوب ہے۔ انشاء اللہ نیک نیتی کا اجر کثیر ملے گا۔

فقہ المعاملات پر لکھنے کی دعوت

ہم جملہ اہلِ قلم کو فقہ المعاملات پر تحقیقی مقالات لکھنے کی دعوت دیتے ہیں اور مجلّہ فقہ اسلامی کے صفحات جدید فقہی مسائل ومعاملات پر لکھے جانے والے تحقیقی مقالات ومضامین کے لئے پیش کرتے ہیں۔

نیز مقالہ نگار حضرات کے لئے مجلّہ فقہ اسلامی کی ایک سال کی اعزازی ممبر شپ پیش کرتے ہیں۔

(مجلسِ ادارت مجلّہ فقہ اسلامی کراچی)

☆☆☆☆ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت قابل مذمت ہے ☆☆☆☆